بسم اللہ الرحمن الرحیم

عدت میں عورت چھت پر یا کھلے آسمان کے نیچے جا سکتی ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری بہن کو تین طلاقیں ہوگئی ہیں ، جس کی ابھی وہ عدت گزار رہی ہے ۔ ایک دن وہ گھر سے نکل کر پاس ہی بھائی کے گھر کھانا کھانے چلی گئی ، تو کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنے پر عدت ٹوٹ جاتی ہے ، لہٰذا ان کو اب نئے سرے سے عدت کرنی ہوگی ۔ اسی طرح کچھ لوگ چھت پر جانے سے بھی منع کرتے ہیں کہ آسمان کے نیچے نہیں جا سکتی اور بھائیوں سے بھی نہیں مل سکتی ، شرعی رہنمائی فرما دیں کہ بہن عدت کے دوران باہر نکل سکتی ہے ؟ نہیں نکل سکتی تو کیا اب بہن کی عدت ٹوٹ گئی اور اب دوبارہ نئے سرے سے کرنی ہوگی ؟ نیز چھت پر کھلے آسمان کے نیچے جا سکتی ہے ؟

جواب

عدت ایک خاص وقت (Time/Period) کا نام ہے یعنی طلاق یا وفات کے بعد عورت نے مخصوص ٹائم کچھ پابندیوں کے ساتھ گھر پر گزارنا ہوتا ہے اور اس ٹائم میں عورت کو بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی ، اگر نکلے گی تو گنہگار ہوگی ، اس سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے ، لیکن اگر بلا ضرورت گھر سے باہر نکل جائے ، تو اس کی وجہ سے عدت پر اثر نہیں پڑتا ، کہ عدت ٹوٹ جائے اور نئے سرے سے کرنی ہو ، البتہ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوئی ، جس کی توبہ کرنا اس پر لازم ہے ، نیز اپنے گھر کی ہی چھت ہو تو عدت کے دوران عورت چھت پر بھی جا سکتی ہے ، اسی طرح اگر گھر کا صحن مشترک نہ ہو تو صحن میں بھی جا سکتی ہے ، کھلے آسمان کے نیچے جانے میں کوئی حرج نہیں ، بشرطیکہ چھت یا صحن وغیرہ میں جانے سے بے پردگی نہ ہوتی ہو اور بہن بھائیوں سے اپنی عدت والی جگہ پر ملنے میں کوئی حرج نہیں ۔

عورت عدت کے دوران گھر سے نہیں نکل سکتی ، چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے : ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان : ” عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں ۔ “ (پارہ 28 ، سورۃ الطلاق ، آیت 1)

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے : ” یعنی اے لوگو! عدت کے دنوں میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ اس دوران وہ خود اپنی رہائش گاہ سے نکلیں ۔ ۔ ۔ کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے ، جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے ، بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے ۔ “ (تفسیر صراط الجنان ، جلد 10 ، صفحہ 197 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

عدت کی تعریف(Definition) سے متعلق تبیین الحقائق میں ہے :"العدة عبارة عن التربص الذي يلزم المرأة عند زوال النكاح"ترجمہ : نکاح ختم ہونے پر عورت پر جو ٹھہرنا / انتظار کرنا لازم ہوتا ہے ، اس کا نام عدت ہے ۔ (تبیین الحقائق، کتاب الطلاق، باب العدة، جلد3، صفحہ26، مطبوعہ بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :"لا تخرج المعتده عن طلاق أو موت الا لضرورة"ترجمہ : جس عورت کو طلاق ہوجائے یا جس کا شوہر فوت ہوجائے ، وہ دورانِ عدّت بلاضرورت گھر سے نہیں نکل سکتی ۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، جلد5، صفحہ229، مطبوعہ کوئٹہ)

یہاں تک کہ عورت کو عدت لازم ہونے کا پتہ نہ بھی چلے اور اتنا ٹائم گزر گیا تو عدت پوری ہوجاتی ہے ، جیساکہ درمختار میں ہے :"ومبدا العدة بعد الطلاق وبعد الموت على الفور وتنقضى العدة وان جهلت المراة بهما اى بالطلاق والموت لانها اجل فلا يشترط العلم بمضيه"ترجمہ : طلاق یا موت کے فوراً بعد عدت شروع ہوجاتی ہے اگرچہ عورت کو طلاق یا موت کا علم نہ ہوا ہو، کیونکہ عدت مدت گزرنے کا نام ہے ، لہٰذا مدت گزرنے کا معلوم ہونا شرط نہیں ۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، جلد5، صفحہ204، مطبوعہ کوئٹہ)

مجمع الانہر میں ہے :"وتبيت في أي بيت شاءت إلا أن تكون في الدار منازل لغيره فلا تخرج إلى تلك المنازل ولا إلى صحن دار فيها منازل؛ لأنه حينئذ بمنزلة السكة."ترجمہ : اور گھر کے جس کمرے میں چاہے رات بسر کرے گی ، مگر یہ کہ اگر گھر میں کچھ حصے شوہر کے علاوہ کسی کے ہوں تو ان میں نہیں جائے گی ۔ نیز ایسے گھر جن کے کئی پورشن ہوں ان کے مشترکہ صحن میں بھی نہیں جائے گی، کیونکہ اس صورت میں وہ صحن گلی کے قائم مقام ہوگا ۔ (مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر، جلد1، صفحہ473، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :"چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آ سکتی ہے ، اوروں کے ہوں تو نہیں ۔" (بہار شریعت، جلد2، صفحہ244 مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :"موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بہ ضرورت ۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو ۔" (بہارِ شریعت، حصہ8، جلد2، صفحہ245، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : Aqs-2689

تاریخ اجراء : 20 ربیع الآخر 1446ھ/24 اکتوبر 2024ء